استعمال کرنا ہو گا کہ خواتین کے اسکرین پر آئے بغیر ڈراما، فلم وغیرہ بنائے جائیں۔ ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد اس قسم کی فلمیں بنی ہیں اور عالمی مقابلوں میں کامیاب بھی ہوئی ہیں۔

۴۔ شادی بیاہ کے موقع پر صرف وہ موسیقی اختیار کی جاسکتی ہے جو سنت سے ثابت ہے یعنی طبلہ اور دف کا استعمال۔ اس کے علاوہ دیگر آلات موسیقی کے استعمال کی کوئی دلیل ہمارے علم میں نہیں ہے۔ اس اصول کا اطلاق فوج پر بھی ہوگا اور علاج معالجے کے طریقوں پر بھی۔

۵۔ جہاں تک جدید میڈیا کے لیے منصوبہ عمل کا تعلق ہے، تحریکات اسلامی کے پاس شیطانی تہذیب کے طوفان کے خلاف اخلاقی اور اصلاحی پروگراموں کے حوالے سے ایک واضح لائحہ عمل ہونا چاہیے۔ تحریک اخوان المسلمون نے اسے اپنے پروگرام کا ایک لازمی جزو بنایا تھا اور مصر اور قرب و جوار میں ایسے ڈراموں اور نغموں سے جو تفریحی بھی تھے اور تعمیری بھی، فحاشی پر مبنی تفریح کا مثبت طور پر متبادل پیش کیا تھا۔ ہمیں بھی اپنی حکمت عملی وضع کرنی ہو گی۔ اس میں جتنی تاخیر ہو گی، مشکلات میں اتنا ہی اضافہ ہو گا۔

بہرصورت میڈیا کا تعمیری اور اخلاقی استعمال تقاریر کا بدل نہیں ہو سکتا۔ سنجیدہ موضوعات پر تحریر اور تقریر کا استعمال نصوص شرعی سے ثابت ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صحف و کتب کی شکل میں اور انبیاے کرام نے اپنے خطابات کی شکل میں دین کی دعوت دوسروں تک پہنچائی، لیکن نہ ان کی تقاریر نیند آور تھیں، نہ ان کی تحریر طولانی۔ اس لیے تحریر و تقریر کے ساتھ ساتھ ہمیں متوازن طور پر میڈیا کا استعمال بھی کرنا ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)۔

خواتین کے لیے شہادت کا درجہ

س: میں نے قرآن پاک کی تفسیر میں پڑھا ہے کہ مرد شہید کے لیے خدا نے طرح طرح انعامات کے وعدے کیے ہیں۔ آپ قرآن وسنّت کے حوالے سے یہ واضح فرمایئے کہ خواتین اُس درجے کو کیسے پاسکتی ہیں اور اُن کو وہ مراعات کن کاموں سے مل سکتی ہیں؟

ج: خواتین شہادت کے درجے کو شہادت کی تمنا کر کے پاسکتی ہیں۔ وہ یہ ارادہ رکھیں کہ اقامت دین اور دین کی سربلندی اور غلبے کے لیے انھیں جب بھی بلایا جائے گا تو وہ نکلیں گی، اور اگر جان دینے کی ضرورت پیش آئی تو جان کی قربانی دیں گی۔ ایسی صورت میں وہ محض ارادے کے سبب سے شہید لکھی جائیں گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو کسی وجہ سے کر نہیں پاتا تو اس کے لیے وہ نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جو اسے عملی جامہ پہنا لے تو اسے ۱۰ گنا سے لے کر ۷۰۰ گنا تک ثواب ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل و احسان ہے کہ محض ارادے سے، بغیر کسی عملی قربانی کے، اس کی قربانی شہادت کی شکل میں لکھ دی جاتی ہے۔ خواتین کو جہاد کے لیے اُس وقت پکارا جاتا ہے جب تعداد کم ہونے کی وجہ سے مرد

جہاد کے لیے کافی نہ ہوں اور خواتین کے بلاوے کی ضرورت ہو۔ ایسی صورت میں خواتین کو بھی بلایا جاتا ہے اور ان کے لیے فرض ہوتا ہے کہ وہ میدان میں نکل آئیں۔ عام حالات میں ان کا جہاد حج اور تعلیم و تعلّم ہے۔ خواتین تعلیم و تربیت کا کام کریں' یہ بڑا جہاد ہے۔ یہ وہ اصل جہاد ہے جو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا ہے۔ ۲۳ سال تک قرآن پاک پڑھا اور پڑھایا۔ یہی تو اصل جہاد تھا۔ پہلی چیز تو جہاد کا علم اور جذبہ ہے۔ اس کے بعد جہاد کا عمل ہے۔ اسی طرح پہلی چیز شہادت کا علم ہے۔ اگر شہادت کا علم کسی کو نہ ہو' تو دنیا شہادت کے لیے تمنا کب اور کیسے کر سکتی۔

بنا بریں واضح ہو گیا کہ علم' جہاد اور شہادت کا موقوف علیہ ہے۔ علم کے اوپر سوائے نبوت کے اور کوئی مرتبہ نہیں ہے۔ خواتین اپنے دائرے میں رہ کر سنتوں پر عمل کریں تو ان کی موت شہادت کی موت ہوگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے' میری امت میں فساد کے وقت' میری سنّت کو زندہ کیا اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ سنتوں کو زندہ کرنا شہادت ہے تو اقامت دین کی سنّت تو تمام سنتوں کا موقوف علیہ ہے۔ پس اس سنّت کو زندہ کرنا' اس کے لیے جدوجہد کرنا جہاد ہے اور ان کو زندہ کرتے ہوئے جو عورت فوت ہو گئی' تو شہید ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب! (مولانا عبدالمالک)۔

لے پالک بچے کی ولدیت کا مسئلہ

س: ہمارے ایک عزیز نے ایک بچہ گود لے لیا ہے۔ ۱- کیا وہ قانونی طور پر باپ کے نام کی جگہ اپنا نام لکھ سکتے ہیں؟ ۲- سکول میں داخلے کے وقت' میٹرک کے امتحان کے وقت' اور نکاح کے وقت' بچے کے باپ کا نام کیا لکھا جائے گا؟

ج: ۱- اسلام نے نسب کی حفاظت کا پورا پورا اہتمام کیا ہے۔ رشتوں کے اندر اختلاط' حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے کا سبب بن سکتا ہے۔ جس عزیز نے کسی کے بچے کو گود لیا ہے' اگر وہ قانونی طور پر باپ کی جگہ اپنا نام لکھ دیں تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ یہی کہ یہ اس کا باپ بن جائے گا اور باپ چچا بن جائے گا۔ چچا کی بیٹی کے ساتھ نکاح جائز ہوتا ہے اور بہن سے حرام' لہٰذا یہ اپنی بہن سے' جو غلط نسبت کی وجہ سے اس کی چچازاد بن گئی ہے' نکاح کر سکے گا اور اپنی چچازاد بہن سے نکاح نہ کر سکے گا کہ وہ اب اس کی حقیقی بہن بن گئی ہے۔ اسی طرح جس کا بیٹا کہلائے گا اس سے وراثت لے گا حالانکہ وہ وراثت کا حق دار نہیں ہے' اور اپنے باپ کا وارث ہے۔ لیکن نسبت بدلنے کی وجہ سے اس وراثت سے محروم ہو جائے گا۔ اس لیے اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ یہ قول زور اور منکر بات ہے۔ صرف پیار اور شفقت کے طور پر کسی کو بیٹا کہا جا سکتا ہے لیکن حقیقتاً کسی ایسے شخص کو اپنا بیٹا کہنا جو اس کا بیٹا نہ ہو' جائز نہیں ہے۔

۲- اسکول میں اپنے باپ کی طرف نسبت کرے اور نکاح کے وقت بھی اپنے باپ کی طرف نسبت کرے (ع۔ م)۔